بیگم حضرت محل

ہندستان کی پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی۔ انگریزوں کی غُلامی سے اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لیے مَردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی میدانِ جنگ میں آگئی تھیں۔ ہندستان کی ان بہادُر عورتوں میں سے ایک کا نام بیگم حضرت محل تھا۔

بیگم حضرت محل اودھ کے آخری نواب واجد علی شاہ کی بیگم تھیں۔ وہ فیض آباد کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ماں باپ نے ان کا نام اُمراؤ رکھا۔ ان کا بچپن فیض آباد میں گزرا۔ جب وہ لکھنؤ آئیں تو واجد علی شاہ کی بیگم بنیں۔ واجد علی شاہ اودھ کے تخت پر بیٹھے تو انھوں نے اپنی چہیتی بیگم کو "حضرت محل صاحبہ" کا خِطاب دیا اور ان کے بیٹے برجیس قدر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

انگریزوں نے ہندوستان کے ساتھ تجارت کرنے کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی تھی۔ آہستہ آہستہ یہ کمپنی حکومت کے کاموں میں دخل دینے لگی۔ ہر ریاست میں اُن کا ایک نمائندہ رہتا تھا۔ اودھ میں حکومت کا سارا اِنتظام دھیرے دھیرے کمپنی کے نُمائندے نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ آخر کار کمپنی کی حکومت نے واجد علی شاہ کو تخت سے اتار کر کلکتہ میں نظر بند کر دیا اور اَودھ پر پورا قبضہ کر لیا۔

اُس وقت اودھ میں ایسے بلند حوصلہ لوگ بہت کم تھے جو کمپنی کے خلاف اٹھتے اور بادشاہت کو

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واپس لانے کی ہمت کرتے۔ مگر بیگم حضرت محل چپکی نہیں بیٹھ سکیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ انگریزی فوج سے مقابلہ کرنے کے لیے انہوں نے دہلی کے تاجدار بہادر شاہ ظفر، نانا صاحب پیشوا اور مولوی احمد اللہ شاہ سے مدد مانگی۔ احمد اللہ شاہ کی مدد سے اُنہوں نے گیارہ دن کے اندر اندر اودھ کو اپنے قبضے میں کرلیا۔

بیگم حضرت محل بہت ہی سرگرم خاتون تھیں۔ اُنہوں نے محل کی عورتوں کا ایک فوجی گروہ تیار کیا تھا۔ محل کی لونڈیاں، باندیاں اُن کی نگرانی میں روز قواعد کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے جاسوس عورتوں کی بھی ایک جماعت تیار کی تھی۔ ان کی ماتحتی میں اودھ کی بہت سی عورتیں مردانہ لباس پہن کر اور ہتھیار سجا کر جنگ کرتی تھیں۔ بیگم حضرت محل جنگ کے مختلف موروچوں پر عام فوجیوں کے ساتھ شریک ہوکر جنگ کرتی تھیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے آزادی کے متوالوں کا جوش بڑھتا گیا۔ اس طرح پونے دو برس تک اودھ کی آزادی کی جنگ جاری رہی۔

انگریزی فوج کے جنرل اوٹرم نے پیغام بھجوایا کہ اگر بیگم جنگ روک کر معافی نامہ داخل کردیں تو کمپنی کی طرف سے برجیس قدر کی تخت نشینی پر غور کیا جائے گا۔ غیرت مند اور خوددار بیگم حضرت محل نے انگریزوں کی اس شرط کو ماننے سے انکار کردیا اور جنگ جاری رکھی۔ اسی زمانے میں انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ نے عام اعلان کیا جو حکمراں اور فوجی رہنما معافی مانگ لیں ان کی جان بخشی کی جائے گی۔ بیگم حضرت محل نے اپنے سپاہیوں کو جمع کیا اور جوش سے بھری ایک تقریر کی اور کہا ملکہ وکٹوریہ کی بات سے دھوکے میں نہ آئیں۔ آزادی کی جدوجہد جاری رکھیں۔

لیکن قسمت نے بیگم حضرت محل کا ساتھ نہ دیا۔ انگریزوں کے مقابلے میں ہر جگہ ہندوستانیوں کو شکست ہورہی تھی۔ جنگ آزادی کے سب رہنما ایک ایک کرکے یا تو مارے جاچکے تھے یا گرفتار ہورہے تھے۔ ایسی حالت میں اکیلی حضرت محل کے لیے انگریزوں کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ وہ اپنے کچھ وفادار ساتھیوں کو لے کر لکھنؤ سے نیپال کی طرف روانہ ہوگئیں۔ نیپال کے راجہ نے انگریزوں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کے خلاف بیگم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ صرف اتنا کیا کہ بیگم حضرت محل اور ان کے بیٹے برجیس قدر کو پناہ دے دی مگر بیگم کے ساتھیوں کو نیپال میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ تھوڑے ہی دن میں وہ سب تتر بتر ہو گئے۔

بیگم حضرت محل کے لکھنؤ چھوڑتے ہی اودھ پر انگریزوں کا پورا قبضہ ہو گیا۔ جلد ہی انگریز سارے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ اس موقع پر بیگم حضرت محل کو بھی معافی کا پَروانہ بھیجا گیا اور کہا گیا کہ وہ فیض آباد، لکھنؤ یا جہاں جی چاہے رہ سکتی ہیں۔ لیکن جس وطن میں آزاد رہ کر زندگی گزاری تھی وہیں جا کر غلامی کی فضا میں سانس لینا بیگم حضرت محل نے پسند نہیں کیا۔ نیپال ہی میں گُمنامی کی زندگی گزار کر اِنتقال کیا۔

نیپال کی راجدھانی کٹھمنڈو کے ایک ویران سے گوشے میں بیگم حضرت محل کی قبر ہے۔ جو دیکھنے والوں کو آج بھی اُس پہلی جنگ آزادی کی کہانی سناتی ہے اور بتاتی ہے کہ مادرِ ہند کی بیٹیاں بھی خودداری، بہادری اور عزم واستقلال میں کسی سے کم نہیں ہوتیں۔ (ماخوذ)

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ولی عہد - حکومت کا وارث۔ شہزادہ

نظر بند کرنا - قیدی بنانا۔ نگرانی میں رکھنا

مولوی احمد اللہ شاہ - ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے ایک مجاہد

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بہادر شاہ ظفر	-	آخری مغل بادشاہ
سرگرم	-	مستعد، پر جوش، مشغول
تخت نشینی	-	تخت پر بیٹھنا، بادشاہ ہونا
تتر بتر ہونا	-	ادھر ادھر ہونا، بکھر جانا
گوشہ	-	کونا
مادر	-	ماں
عزم	-	ارادہ
استقلال	-	مضبوطی سے قائم رہنا

غور کرنے کی باتیں:

ہندوستان کی آزادی کے لئے جن لوگوں نے اپنا خون بہایا اور تخت وتاج چھوڑا، اُن میں سے ایک اہم ہستی ''بیگم حضرت محل'' کی ہے۔ اِس سبق سے ہمیں بیگم حضرت محل کے کردار کی بہت سی خوبیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اُس زمانے میں جب عورتوں کو گھر سے نکلنا بھی منع تھا بیگم حضرت محل اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لیے نہ صرف گھر سے باہر نکلیں بلکہ جنگ میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔

سوچیے اور بتایئے:

۱۔ بیگم حضرت محل کون تھیں؟

۲۔ اودھ کی جنگ آزادی میں عورتوں کا کیا حصہ ہے؟

۳۔ بیگم حضرت محل لکھنؤ چھوڑ کر نیپال کیوں گئیں؟

۴۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ہندستان میں کیوں قائم ہوئی تھی؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واحد الفاظ کی جمع لکھیے:

بیگم خطاب انتظام اعلان عزم قدر

اِن لفظوں کی ''ضد'' لکھیے:

آزادی جنگ بہادر بلند مادر شکست

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

اجازت داخل قبضہ فتح سپاہی معافی

اِن سوالوں کے جواب دیجیے:

۱۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے واجد علی شاہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۲۔ اودھ کو آزاد کرانے کے لیے بیگم حضرت محل نے کن لوگوں سے مدد لی؟

۳۔ ایسی دو مثالیں دیجیے جن سے بیگم حضرت محل کی بہادری اور حب الوطنی کا پتہ چلتا ہے۔

خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ ہندستان کی.......... جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی (پہلی/دوسری)

۲۔ واجد علی شاہ نے اپنی..........کو ''حضرت محل'' کا خطاب دیا (بیٹی/بیوی)

۳۔ نیپال کی راجدھانی..........میں بیگم حضرت محل کی قبر ہے (کھٹمنڈو/وراٹ نگر)

۴۔ کمپنی نے واجد علی شاہ کو کلکتہ میں..........کر دیا (کمر بند/نظر بند)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پچھلے سبق میں آپ نے فعل مجہول کے بارے میں جانا۔ یہاں فعل معروف کے متعلق بتایا جارہا ہے۔ فعل معروف وہ ہے جس میں کام کرنے والا یعنی فاعل موجود ہو اور اس کا (فاعل) کا اثر کسی دوسری چیز یا آدمی پر پڑتا ہو جیسے احمد نے نوکر کو مارا۔ یہاں احمد کے کام کا اثر نوکر پر پڑا ہے۔

ایسی ہی دو مثالیں اپنی کتاب سے تلاش کر کے لکھیے۔

خود سے کرنے کے لیے

پہلی جنگ آزادی کے پانچ شہیدوں کی تصویریں اپنے اسکریپ بک میں جمع کیجیے۔

اور ان کے نام لکھیے۔

بیگم حضرت محل کی طرح ایک بہادر خاتون نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ان کا نام رانی لکشمی بائی تھا۔ لکشمی بائی کی زندگی کے بارے میں دس سطریں لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)